اکابر دیوبند کی منتخب کتب سیرت

مفتی محمد جنید انور

عہد نبوی کے غزوات وسرایا اور شہدائے اسلام/مولانا انوار احمد اعظمی: زیر نظر کتاب کی اہمیت اس کے عنوان سے ہی ظاہر ہے۔اس پر نظر ثانی مولانا عبداللہ معروفی (استاذ تخصص فی الحدیث دارالعلوم دیوبند) نے فرمائی ہے۔کتاب پر تقریب مفتی ابوالقاسم نعمانی (شیخ الحدیث جامعہ اسلامیہ بنارس، رکن شوریٰ دارالعلوم دیوبند) نے لکھی ہے۔کتاب مختصر بھی ہے اور مفصل بھی اور علم وتحقیق کے بلند معیار پر بھی ہے۔سیر ومغازی کی کتب میں صرف چند ایک نمایاں شخصیات کا تذکرہ ملتا ہے،مگر اسماء الرجال صحابہ پر جن کی نظر ہے وہ اس کتاب میں ۱۹۰ صحابہ کرام کے حالات زندگی ملاحظہ فرما سکتے ہیں۔انداز بیان بڑی حد تک معروضی ہے مگر جہاں جذبات کی چاشنی شامل ہوئی ہے وہیں واقعاتی نوعیت جذبات انگیز اور عبرت خیز ہے۔مصادر وماخذ معتبر ہیں۔زیادہ تر الاصابۃ اور اسد الغابۃ سے استفادہ کیا گیا ہے۔مقامات کی جغرافیائی صورت حال پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے۔زبان وبیان شستہ وسلیس ہے،قدرے ادبیت کی چاشنی بھی ہے،مصنف کا قلم صحابۂ کرام کے مینار عظمت کے سامنے سربسجود ہے،نہ صرف عقیدت بل کہ وارفتگی وشفتگی کے رنگ میں رنگین نظر آتا ہے۔

محاضرات سیرت/ڈاکٹر محمود احمد غازی: محاضرات قرآنی،محاضرات حدیث اور محاضرات فقہ کے بعد ڈاکٹر محمود احمد غازی نے محاضرات سیرت کا تحفہ اردو زبان وادب کو دیا ہے،یہ چاروں کتب ایک دوسرے سے پیوستہ ہیں،قرآن نے جو ہدایات دی ہیں اور انسان کامل کی جو صفات بیان کی ہیں ان کا عملی نمونہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تھے اور آپ کو قیامت تک مسلمان معاشرے میں "مثالی" اور رول ماڈل کی حیثیت حاصل رہے گی۔اللہ تعالیٰ نے اصول بیان فرمائے ہیں،نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان ابدی اصولوں کی بنا پر ایک مثالی معاشرہ قائم فرمایا اور احادیث اسی اسلامی معاشرے کی بنیاد ہیں،انکار حدیث کے فتنے کی سب سے بڑی قباحت یہ ہے کہ مسلمان اس معاشرے کی بازیافت نہ کرسکیں۔فقہ قرآن وحدیث کی بنا پر اسلامی قوانین کو مرتب شکل دیتی ہے،ان اسلامی قوانین کی تجسیم سیرت محمد علی صاحبہا الصلاۃ والسلام ہے۔ان معروضات سے ان

کتابوں کا باہمی رشتہ سامنے آسکتا ہے۔ یہ اسی کل کے اجزا ہیں جسے ہم اسلام کہتے ہیں۔

اسلام کے خلاف مستشرقین نے جو کچھ لکھا ہے اس کا نوے فیصد حصہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف ہے۔ ہمارا دشمن ہم سے زیادہ اس بات کو جانتا ہے کہ اگر سیرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو درمیان سے ہٹا دیا جائے تو مسلمان اپنی تعمیر کے ہر نقشے سے محروم ہو جائیں گے۔ ڈاکٹر محمود احمد غازی کے محاضرات سیرت میں علوم سیرت، منہاج سیرت اور علم سیرت کا تفصیل سے جائزہ لیا گیا ہے۔ علوم سیرت میں وہ تمام مباحث اور موضوعات سمٹ آئے ہیں، جن پر ختمی مرتبت صلی اللہ علیہ وسلم نے روشنی ڈالی ہے، اور علم سیرت وہ علم ہے جو آپ کی حیات طیبہ کا احاطہ کرتا ہے۔ سیرت اور علم سیرت کی بہترین تعریف برصغیر کے نامور عالم اور فقیہ حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی نے فرمائی تھی:

> آنچہ متعلق بہ وجود پیغمبر ما صلی اللہ علیہ وسلم وصحابہ کرام وآل عظام است، واز ابتدائے تولد آں جناب تا غایت وفات، آں را سیرت گویند۔
>
> کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود گرامی سے جو کچھ بھی متعلق ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرامؓ، اہل بیت اور آل عظام سے جو بھی چیز تعلق رکھتی ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت مبارکہ سے لے کر اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دنیا سے تشریف لے جانے تک، ان سب کی تفصیل کو اسلامی علوم وفنون کی اصطلاح میں سیرت کہتے ہیں۔ (ص ۱۹)

محاضرات سیرت اس دائرے کے تمام مضامین کا احاطہ کرتے ہیں۔ مغربیوں نے سب سے پہلے حضور ﷺ کے نسب کے بارے میں ذہنوں میں شکوک پیدا کیے۔ سر ولیم میور کا نام اس سلسلے میں خاص طور پر قابل ذکر ہے اور اسی کی ہرزہ سرائی نے ہمارے اہل قلم کو اس طرف متوجہ کیا۔ جس کا سلسلہ سرسید کے خطبات احمدیہ سے ڈاکٹر محمود احمد غازی کے محاضرات سیرت تک پھیلا ہوا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ اور اسوۂ حسنہ کی مثال ایک عظیم الشان سلسلۂ کوہ کی سی ہے، جو جہاں سے دیکھتا ہے وہیں سے اسی سلسلۂ کوہ کے مناظر کو بیان کرتا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے احوال وکوائف کو محدثین گرامی نے پیش کیا۔ مورخوں نے اسے تاریخ کی کسوٹی پر پرکھا۔ فقہاء نے آپ کی حیات سے فقہی اصول حاصل کیے، متکلمینِ اسلام نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کو علم کلام کی بنیاد بنایا اور ادیبوں نے افصح العرب کی ذات کے حوالے سے ادبی اصول وضع کیے۔ ڈاکٹر محمود احمد غازی نے اپنے محاضرات میں مناہج سیرت کی توضیح وتشریح کی ہے، ان خطبات میں مختلف مقامات پر مختلف علوم کی تعریف بھی بیان کی گئی ہے۔ تعریف کا بیان کرنا ایک مشکل مرحلہ ہے اور محمود احمد غازی اس مرحلے سے کامیابی کے ساتھ گزرے ہیں، ان کی بیشتر تعریفیں جامع بھی ہیں اور مانع بھی۔ وہ علوم اسلام میں تداخل کے قائل تو ہیں لیکن ان علوم کے درمیان فصل قائم کرنے کا ہنر بھی خوب جانتے ہیں۔

سیرت کے علوم کا ارتقا اور موجودہ دور میں اس کی ضرورت واہمیت کو سمجھنے کے لئے لاجواب کتاب ہے۔

سیرت مبارکہ (قرآن وتاریخ کے آئینے میں) محمد رسول اللہ/مولانا سید محمد میاںؒ (۱۹۰۳ء۔۱۹۷۵ء): حضرت مولانا سید محمد میاںؒ نے اس کتاب میں سیرت کے بیان سے پہلے مقدمہ سیرت مبارکہ کے طور پر ''انسان اور انسانیت منزل بہ منزل'' کے زیر عنوان انسان کی حقیقت اور انسانیت کے روپ پر سیر حاصل بحث کی ہے۔اس ضمن میں انہوں نے انسان کے لئے وحی کی ضرورت کی طرف اشارہ کیا ہے، نیز حضرت آدم علیہ السلام اور قرآن کریم میں مذکور انبیاء علیہم السلام کے مختصر حالات بیان کئے ہیں۔بعد ازیں سیرت طیبہ کے موضوع کو لے کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آمد سے قبل عرب کے حالات اور ان کا پس منظر ذکر فرمایا ہے، جس میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تشریف آوری سے پہلے عرب کے حالات اور عرب معاشرے پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت کے اثرات کا جائزہ لیا ہے۔

ایک جلد پر مشتمل اس کتاب سیرت میں اختصار وطوالت کو نظر انداز کرتے ہوئے انتہائی معتدل اور متوازن انداز میں سیرت طیبہ کے تمام موضوعات کو زیر بحث لایا گیا ہے۔اکثر مختصر عنوانات کو ایک آیت قرآنی کے ترجمے کے ساتھ مزین کیا گیا ہے۔عمومی طور پر قرآن کریم اور تاریخ کے تناظر میں سیرت طیبہ کو بیان کیا گیا ہے۔حاشیے میں تشریحات اور حوالہ جات درج کئے گئے ہیں۔

خطابت نبوی/ڈاکٹر سید عزیز الرحمن: تمام انبیائے کرام اور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ کا پیغام اللہ کے بندوں تک پہنچانے کے لئے خطابت کا ذریعہ بھی اختیار کیا تھا۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ۲۳ سالہ نبوی زندگی میں مختلف مواقع پر متعدد خطبات کے ذریعے پیغامِ الٰہی کو لوگوں کے سامنے پیش کیا۔دعوت دین کو عام لوگوں تک پہنچایا۔اللہ تعالیٰ نے اس ذمے داری کی انجام دہی کے لئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فصاحت وبلاغت اور اعلیٰ درجے کی لسانی مہارتوں سے نوازا تھا۔عرب قوم جو اپنی زبان دانی کی مہارت اور فصاحت وبلاغت میں ممتاز تھی اور اس پر فخر کرتے نہیں تھکتی تھی اور اسی زعم میں اپنے سوا دیگر اقوام کو گونگا کہتی تھی، اسی قوم کے سب سے فصیح وبلیغ انسان آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اپنے بارے میں بیان ہے: انا افصح العرب۔

فاضل مصنف نے ایک ایسے موضوع کا احاطہ کیا جس پر فنی اعتبار سے اردو زبان میں زیادہ لٹریچر دستیاب نہیں تھا۔اس تناظر میں مصنف کی یہ کاوش لائق تحسین ہے۔کتاب چھوٹے بڑے سولہ ابواب پر مشتمل ہے: فصاحت و بلاغت، فصاحت نبوی، جوامع الکلم، مکاتیب، ادعیہ ماثورہ، کلام نبوی میں صنائع و بدائع، خطابت کیا ہے؟ تاریخِ خطابت، قیادت اور خطابت: باہمی تعلق، آپ اور خطابت، خطابت انبیاء کرام علیہم السلام، آپ کی خطابت کی خصوصیات، کلام نبوی کی تاثیر، خطبات نبوی کی اقسام، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اندازِ خطابت، خطابتِ نبوی کے اثرات۔

مصنف کی جانب سے خطبات نبوی کی تقسیم ایک انفرادی حیثیت کی حامل ہے۔اس تقسیم کے تحت انہوں نے خطبات نبوی کو خطبات دعوت اسلام، خطبات ارشاد، خطبات احکام، خطبات جہاد و مغازی، اصلاحی خطبات، خطبات

وفود، خطبات رقاق، خطبات نکاح، خطبات وصایا وغیرہ میں تقسیم کیا ہے۔ فاضل مؤلف نے اس تقسیم کے تحت ہر تقسیم کا نمونہ بھی درج کیا ہے۔

شیخ الحدیث مولانا سلیم اللہ خان، مولانا سید سلمان ندوی اور پروفیسر علی محسن صدیقی جیسے اصحاب علم وفضل نے اس کاوش کو سراہا ہے۔ تحقیق کے اصولوں کو مدنظر رکھا گیا ہے۔ عربی عبارات کی اگر تشکیل کروادی جائے تو علمۃ الناس کے لئے اس سے استفادے کا دائرہ کار وسیع ہوسکتا ہے۔

بحیثیت مجموعی کتاب اچھے اور سلیقہ مند انداز میں شائع ہوئی ہے اور اردو کے ادب سیرت میں قابلِ قدر اضافہ ہے۔

عہد نبوی ﷺ کے غزوات وسرایا اور ان کے مآخذ پر ایک نظر/ مولانا سعید احمد اکبر آبادی/ مرتبہ: حمیرا ناز

مرتبہ تحریر فرماتی ہیں:

زیر نظر تصنیف ''عہد نبوی کے غزوات وسرایا اور ان کے مآخذ پر ایک نظر'' مولانا سعید احمد اکبر آبادی کے ان مضامین کا مجموعہ ہے جو ماہنامہ برہان، دہلی میں (جون ۱۹۷۴ء سے جولائی ۱۹۷۶ء) تک ۱۹ قسطوں میں تقریباً دو سال کی مدت میں شائع ہوئے۔ ۱۹ شماروں میں بکھرے ہوئے یہ مضامین شائع ہونے کے بعد طالبانِ علم کی دست رس سے باہر تھے۔ ضرورت اس بات کی تھی کہ ان منتشر اور بکھرے ہوئے مضامین کو ایک جگہ جمع کیا جائے اور کتابی صورت میں شائع کرنے کا اہتمام کیا جائے، تاکہ اسلام کے شیدائی اس سرچشمۂ رحمت وبرکت سے فیض یاب ہوں۔ مولانا کے مضامین پر یہ مجموعہ اہل علم اور اسلام سے محبت کرنے والوں کے لئے ایک تحفہ ہے۔

عنوان کے برعکس اس کتاب میں غزوہ بدر اور غزوہ خندق کا تفصیلی ذکر ہے، جب کہ دوسرے غزوات وسرایا کا ذکر مختصر طور پر کیا گیا ہے۔ اس کی وجہ غالباً یہ ہوسکتی ہے کہ مولانا کے پیش نظر دوسرے غزوات وسرایا کے بعض اہم پہلوؤں کو اجاگر کرنا اور اس کے ساتھ مستشرقین کے ان اعتراضات کا علمی جواب دینا تھا جو انہوں نے اسلام اور غزوات کے سلسلے میں کیے۔ ان تحاریر کو مستشرقین کی جانب سے اسلام اور پیغمبر اسلام کے خلاف الزامات کے دفاع کی ایک اہم اور کامیاب کوشش کہا جاسکتا ہے۔ مولانا نے مستشرقین کے محاکمے کے ساتھ بعض مسلمان علما اور مصنفین پر بھی نقد کیا ہے اور اپنی تحقیقات کے نتائج تحریر کیے ہیں۔ مصنف نے ان مضامین میں مسلمانوں اور یہودیوں کے تعلقات کا بھی تفصیلی جائزہ لیا ہے۔ کتاب انیس ابواب پر مشتمل ہے۔ اور سیرت کے ذخیرے میں یہ مجموعہ مضامین ایک قیمتی اضافہ ہے۔

سیرت خیر البشر/ حضرت مولانا مفتی محمود حسن گنگوہیؒ (۱۹۹۶ء۔۱۹۰۷ء): ہندوستان کے مفتی اعظم، دارالعلوم دیوبند کے مفتی واستاذِ حدیث، قطب الارشاد حضرت مولانا محمد زکریا مہاجر مدنی قدس سرہ کے خلیفہ اجل، یادگار اسلاف حضرت مولانا مفتی محمود حسن گنگوہی قدس سرہ کی جامع شخصیت کسی تعارف کی محتاج نہیں اور نہ ہی ان کی علمی، تحقیقی اور

ارشادی خدمات محتاج بیان ہیں۔پیش نظر کتاب علامہ محب الدین طبری شافعی (۶۱۵ھ۔۶۹۴ھ) کی کتاب خلاصۃ سیرۃ النبی سید البشر کا ترجمہ جو مؤلف کی تصریح کے مطابق بارہ کتابوں کا خلاصہ اور انتخاب ہے۔مؤلف کے مطابق یہ ایک مختصر رسالہ ہے جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق اشیائے ذیل مذکور ہیں: نسب، ولادت، کچھ غزوات کے احوال، حج، عمرے، اسماء، صفات، بعض اخلاق کریمہ، معجزات، بی بیاں، بیٹے، بیٹیاں، چچا، پھوپھیاں، آزاد شدہ غلام، خدام، جہاد کے پہرے دار، قاصد، منشی، رفیق (ہم سفر و ہم رکاب)، گھوڑے (جہاد وغیرہ کے لئے)، مویشی، ہتھیار، اسباب و سامان، وفات (ص ۱۳)

اس کی آخری چار فصلوں کا ترجمہ حضرت مولانا اظہار الحسن صاحب کے قلم سے ہے۔یہ ترجمہ پہلی مرتبہ سن ۱۳۹۰ ہجری میں چمن بک ڈپو، دہلی سے شائع ہوا۔نظر ثانی و ترمیم کے بعد اس کا دوسرا ایڈیشن ۲۰۰۱ء میں مکتبہ نور، کاندھلہ سے منظر عام پر آیا۔۲۰۱۰ء میں راولپنڈی سے اس کا ایک اور ایڈیشن شائع ہوا جسے منظر عام پر لانے کے لئے مولانا نور الحسن راشد صاحب کی کاوشیں قابل قدر ہیں۔انہوں نے خلاصۃ سیرۃ النبی سید البشر کے عربی متن کی اشاعتوں اور اپنے ترجمے کے متعلق مکمل تفصیلات بیان کی ہیں، اپنے شائع کردہ ایڈیشن کی خصوصیات بیان کی ہیں اور آخر میں اردو کے مشکل الفاظ کی فرہنگ بھی فراہم کردی ہے۔

سیرت سرور کونین/ مولانا محمد عاشق الٰہی بلند شہری/ متوفی ۱۴۲۲ھ: دو جلدوں پر مشتمل یہ تصنیف حضرت مولانا محمد عاشق الٰہیؒ کے ان مضامین کا مجموعہ ہے جو انہوں نے اس وقت تحریر فرمائے جب انہوں نے سیرت سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے نام سے سیرت النبی پر ایک کتاب کی تصنیف کا ارادہ کیا۔مصنفؒ اپنی اس تصنیف کا مقصد بیان کرتے ہوئے مقدمے میں تحریر فرماتے ہیں:

> جب تفسیر انوار البیان لکھ کر فارغ ہوا تو اللہ جل شانہٗ نے القا فرمایا کہ سیرت نبویہ علی صاحبھا الصلاۃ والتحیۃ پر ایک مفصل کتاب ہونی چاہئے۔سیرت پر کتابیں بہت سی لکھی گئیں جو مختصر بھی ہیں اور مطول بھی، پھر نئی کتاب کی کیا ضرورت ہے؟ یہ ایک سوال پیدا ہوتا ہے لیکن اس کا جواب دینے کے لئے صرف یہ عرض کر دینا کافی ہے کہ میں نے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے اور آخرت کا اجر عظیم حاصل کرنے کے لئے کتاب لکھی ہے، اس میں کچھ انوکھا پن نہ ہو تب بھی رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کا بار بار تذکرہ کرنے اور بار بار درود بھیجنے کا ثواب تو بہ ہر حال ملے گا ان شاء اللہ۔

کتاب کی خصوصیت کے بارے میں تحریر فرماتے ہیں:

> احقر نے قرآن مجید کی آیات اور احادیث شریفہ کے حوالوں کا خاص اہتمام کیا ہے۔

اس کتاب کا تصنیفی کام ابھی جاری ہی تھا کہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے بلاوا آگیا اور ۱۳ رمضان المبارک ۱۴۲۲ ہجری کو انہوں داعی اجل کو لبیک کہا۔ان کے انتقال کے بعد ان کے صاحب زادے مولانا عبداللہ المدنی نے جلد اول کے

مضامین کو ترتیب دیا اور مصنفؒ کی یہ بے مثال تصنیف منظر عام پر آئی۔ دوسری جلد کے اکثر مضامین مصنفؒ کے تحریر کردہ ہیں، البتہ فتح مکہ، حجۃ الوداع اور رفیق اعلیٰ کی طرف رحلت ان کے صاحب زادے کے تحریر کردہ ہیں۔

کتاب کے بارے میں اتنا ہی کہنا کافی ہے کہ سیرت طیبہ پر اردو زبان میں عام فہم اور مفصل کتاب جس کا ہر جز سیرت کی مستند کتب سے ماخوذ ہے۔ کتب تفسیر وحدیث اور سیرت کے مکمل حوالوں کے ساتھ یہ کتاب ہر مسلم گھرانے کی ضرورت ہے۔

ہادی عالم صلی اللہ علیہ وسلم/ مولانا محمد ولی رازی/ (۱) مکتبۃ العلم، کراچی/ ۴۱۶ ص۔ (۲) فرید بک ڈپو، انڈیا۔

آپ ﷺ کی ایک یک ادا اور آپ ﷺ کی حیات کے ایک ایک واقعے کو رہتی دنیا تک محفوظ کرنے کے لئے جس دیوانہ وار محنت اور محیر العقول کاوش کا مظاہرہ اس امت نے کیا ہے وہ بہ ذات خود سرکار دو عالم ﷺ کا ایک معجزہ ہے۔ یہ سلسلہ عہد صحابہ رضی اللہ عنہم سے آج تک جاری وساری ہے بل کہ اس میں ترقی ہوتی جارہی ہے۔ سیرت کے بیان کے لئے مصنفین اور سیرت نگاروں نے مختلف اسلوب اختیار کئے ہیں، کسی نے نثری اسلوب تو کسی نے نظم کے میدان میں اپنی صلاحیت کا اظہار کیا ہے، کسی نے مسجع ومقفیٰ عبارات میں اسے پیش کیا ہے تو کسی نے ادب کی دوسری صنعتوں میں اسے پیش کرنے کی کوشش کی ہے۔

ادبی صنعتوں میں سے ایک صنعت ''غیر منقوط تحریر'' ہے۔ اس قسم کی تحریروں میں صرف وہ حروف استعمال کئے جاتے ہیں جن پر نقطہ نہیں ہوتا، نقطے والے حروف سے پرہیز کیا جاتا ہے۔ یہ بڑی مشکل اور سنگ لاخ صنعت ہے اور اس میں بہت کم ادباء پوری طرح کامیاب ہوسکے ہیں۔ اس کتاب کے غیر منقوط ہونے کے باوجود موجب حیرت امر یہ ہے کہ مصنف نے واقعات کی صحت کا پورا اہتمام کیا ہے اور اس بات کا خیال رکھا ہے کہ معمولی سے معمولی جزئی بھی تحقیق اور صداقت واقعہ کے خلاف نہ ہونے پائے۔ مصنف اس بات پر مبارک باد کے مستحق ہیں کہ انہوں نے اس کتاب میں جہاں حضور ﷺ حیات مبارکہ کے واقعات کو رواں اور عام فہم زبان میں پیش کرنے کا اہتمام کیا ہے، وہاں علم بدیع کی ایک مشکل صنعت (غیر منقوط) کو مکمل طور سے بامعنی عبارتوں میں استعمال کر کے جاں فشانی کا ایک ایسا نادر نمونہ پیش کیا ہے جسے اردو زبان کے ذخیرے میں ایک بیش بہا اضافہ قرار دیا جاسکتا ہے۔

واقعات کے بیان، مکالموں کی نقل اور آیات واحادیث کے مفہوم کو ان کی صحیح مراد کے مطابق بیان کیا گیا ہے۔ عربی عبارات کے کئے گئے تراجم میں بھی اس بات کو ملحوظ رکھا گیا ہے اور کوشش کی گئی ہے کہ ترجمہ لفظ بہ لفظ ہو۔ جہاں جہاں ضرورت محسوس ہوئی وہاں مصنف نے حواشی اور حوالہ جات کا اہتمام کیا ہے لیکن کتاب کے آخر میں کتابیات کی عدم موجودگی ذہن میں کھٹکتی ہے۔

بہ ہر حال کتاب سیرت طیبہ پر ایک گراں قدر تصنیف ہے۔ اردو زبان میں یہ پہلی غیر منقوط کتاب سیرت ہے اور اردو زبان وادب کے لئے ایک ایسے شاہ کار کی حیثیت رکھتی ہے جس پر اردو زبان بلاشبہ فخر کرسکتی ہے۔

اس کتاب نے سن ۱۹۸۳ء میں حکومت پاکستان کی جانب سے سیرت ایوارڈ حاصل کیا۔

خطبات رسول ﷺ / ڈاکٹر محمد میاں صدیقی / اسلامک بک فاؤنڈیشن، لاہور / ۲۰۸ ص

سرورِ دو عالم ﷺ کے ارشادات حکمت اور موعظہ حسنہ کے انمول موتی ہی نہیں، فصاحت و بلاغت کے شاہ کار اور سہل ممتنع کا نمونہ بھی ہیں۔ آپ ﷺ کی فصاحت اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ تھی، مصنوعی نہیں تھی، اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کو معانی پر احاطہ کرنے کی وہبی صلاحیت ودیعت فرمائی تھی۔ آپ ﷺ کو عرب کے مختلف لہجوں خصوصاً قریش کے شائستہ اور کمال یافتہ لہجے پر غیر معمولی قدرت حاصل تھی۔ عرب کے اس معاشرے میں جہاں لوگوں کو اپنے کمال نطق وفصاحت پر اس قدر غرور تھا کہ وہ اپنے علاوہ دیگر دنیا کو عجمی (گونگا) کہتے تھے، آپ ﷺ کی فصاحت کمال کے اس درجے پر تھی جہاں اس کا کوئی مدمقابل نہ تھا۔

زیر نظر کتاب خطبات رسول ﷺ کے عنوان پر ہے۔ اس میں خطبات رسول ﷺ کو جمع کیا گیا ہے۔ خطبات کے متون و تراجم سے پہلے ۳۴ صفحات پر مشتمل سیرت طیبہ کا ایک مختصر جائزہ پیش کیا گیا ہے، جس میں اختصار کی بنا پر ایک سوانحی تشنگی محسوس کی جاسکتی ہے، بالخصوص ہجرت کے بعد مدینہ منورہ میں پیش آنے والے واقعات کا ذکر نہ ہونے کے برابر ہے۔ اس جائزۂ سیرت کے اختصار کی اصل وجہ یہ ہے کہ اس کتاب میں سوانح نبی مقصود نہیں ہے، لیکن اسے اس لئے ذکر کیا گیا تاکہ قاری کے ذہن کو فرمودات محمد ﷺ کی روح تک پہنچنے اور ان کی حکمت اور قدر و قیمت کے صحیح ادراک کے لئے تیار کیا جائے۔

اس مجموعے میں کل ۲۹ خطبات شامل ہیں، جن کا آغاز صفا کی پہاڑی کے مشہور خطبے سے ہوتا ہے۔ حجۃ الوداع اور غدیر خم کے خطبات تاریخی و منطقی ترتیب سے آخری حصے میں شامل ہیں۔ خطبات کے متون کو نقل کرنے کے سلسلے میں انتہائی احتیاط سے کام لیا گیا ہے۔ خطبات کا اردو ترجمہ اپنی صحت اور شائستگی کے اعتبار سے امتیازی شان کا حامل ہے، اس کے ساتھ ساتھ مرتب کی عالمانہ تشریحات نے سونے پر سہاگے کا کام کیا ہے جن کی بدولت ان خطبات کا مفہوم موقع و محل کے پس منظر میں نہایت خوبی کے ساتھ ذہن نشین ہو جاتا ہے۔ اس بات کا بھی اہتمام کیا گیا ہے کہ ہر خطبے کا پس منظر بیان کیا جائے نیز اس بات کو بھی ذکر کر دیا جائے کہ کس موقع اور کن حالات میں یہ خطبہ دیا گیا۔ ہر خطبے کے آخر میں اس کے مآخذ کا حوالہ دیا گیا ہے۔

رسول اللہ ﷺ کی خطابت کا اعجاز بیان آپ ﷺ کی نبوت کا حصہ اور آپ ﷺ کا معجزہ تھا، جس نے انسانی تاریخ کے ایک مشکل دور میں اللہ کے پیغام کی دعوت دینے کا فریضہ انجام دیا، جب طرح طرح کی کمزوریاں، برائیاں اور بشری خامیاں عروج پر تھیں، آپ ﷺ کے اعجازِ خطابت نے بکھرے ہوئے عرب کو ایک لڑی میں پرو دیا، اس کے نتیجے میں برسوں سے جنگ و جدل میں مصروف قبائل آنِ واحد میں آپس میں شیر و شکر ہو گئے، جہالتیں علم کی رفعتوں سے بدل گئیں، شدتوں نے اسلام کے عدل و اعتدال کے راستے کو اپنا لیا، قتل و غارت گری عفو و کرم میں بدل گئی اور چوری، ڈکیتی اور لوٹ مار نے رحم و ترحم اور ایثار و انفاق کی صورت اختیار کر لی، ان تمام انقلاب ہائے مزاج و طبیعت کے پیچھے رسولِ اکرم

صلی اللہ علیہ وسلم کی بے مثل خطابت اور آپ ﷺ کا معجزاتی تکلم نظر آتا ہے۔

۲۴۳ عربی مصادر اور ۱۲ اردو مصادر پر مشتمل کتابیات کی فہرست دیکھ کر اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ مصنف نے اس سلسلے میں مواد کے انتخاب کے لئے بنیادی مصادر و مآخذ سے استفادے کا بہت اہتمام کیا ہے۔ کتاب کے آخر میں شامل کئے گئے اسماء الرجال کے اشاریے نے کتاب کی افادیت میں اضافہ کر دیا ہے۔

اس کتاب کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ اس میں خطبات کو جمع کرنے میں اس امر کو ملحوظ رکھا گیا ہے کہ وہ خطبہ ہی ہو، حدیث نہ ہو، اس لئے کہ بعض دیگر حضرات نے جو خطبات جمع کئے ہیں ان میں بعض طویل احادیث کو بھی شامل کر دیا ہے۔ جب کہ خطبہ کا ایک الگ تصور ہے اور اس کی زبان اور اندازِ بیان بھی قدرے مختلف ہوتا ہے۔

اس کتاب کو سن ۱۹۸۸ء میں حکومت پاکستان کی جانب سے سیرت ایوارڈ بھی عطا کیا گیا۔

سیرت وسفارت رسول ﷺ / مولانا مجاہد الحسینی / سیرت مرکز، پیپلز کالونی، ۶۵ بی، فیصل آباد / ۳۸۴ ص

نبی کریم ﷺ کی دعوت عالم گیر دعوت ہے، اس دعوت میں بنیادی بین الاقوامی اصول بھی سامنے آتے ہیں۔ نبی کریم ﷺ کی زندگی کا کوئی شعبہ اور کوئی گوشہ ایسا نہیں ہے جس میں آپ ﷺ نے ہمارے لئے ہدایت و رہنمائی نہ چھوڑی ہو۔ زیرِ نظر کتاب ایک خاص زاویہ سے حیاتِ طیبہ کے ایک مخصوص پہلو کا تجزیاتی مطالعہ پیش کرتی ہے۔

اس کتاب میں نبی رحمت ﷺ کے سوانحی کوائف کے علاوہ دعوت اسلام میں آپ ﷺ کے مساعی جمیلہ، مکاتیب نبوی اور جہاد فی سبیل اللہ جیسے موضوعات مختصر انداز میں زیر بحث لائے گئے ہیں۔ مکاتیب نبوی کے سلسلے میں ڈاکٹر محمد حمید اللہ مرحوم کی کتاب ''مجموعۃ الوثائق السیاسیۃ'' سے مدد لی گئی ہے۔

کتاب کے مندرجات کی فہرست میں ۱۰۲ عناوین ہیں۔ ابتدائی صفحات میں محسنِ انسانیت ﷺ کے عہد طفولیت سے لے کر نبوت تک کا مختصر اُسوہ حسنہ، پھر آپ ﷺ کی معاشی و اقتصادی اصلاحات، تحریری تبلیغ، خطاطی میں حضرت رسول اللہ ﷺ کی رہنمائی، آداب کتابت، عربی رسم الخط کی ابتدا، عہد رسالت میں کاتب مرد اور خواتین، تاریخ انسانی کا انقلابی دور، سفارات نبوی ﷺ، حضور ﷺ کا پہلا تحریری معاہدہ، صلح حدیبیہ کی مصلحت، مختلف زبانوں میں حضور ﷺ کی گفتگو اور تفہیم، مختلف زبانیں سیکھنے کی ہدایت نبوی ﷺ، رسول اللہ ﷺ کے مکتوبات کا عکس تحریر، دعوتِ اسلام میں حکمت و دانائی کی اہمیت، تین براعظموں کے لئے سفراء کا تقرر، مختلف بادشاہوں اور قبائلی سرداروں کے نام مکتوبات نبوی ﷺ، ایک مکتوب رسول اللہ ﷺ کی دستیابی کا عجیب واقعہ، راز دارانہ خط و کتابت اور خفیہ طریق کار، یمن میں اشاعت اسلام اور سفارت، رسول اللہ ﷺ کا چین سے رابطہ، جنات سے بچنے کے لئے رسول اللہ ﷺ کا تحریر نامہ، فتنۂ ارتداد کا خاتمہ، میثاق مدینہ اور خطبہ حجۃ الوداع۔

مکتوبات نبوی کی تاریخی حیثیت اور خصوصیات کو بیان کیا گیا ہے۔ خطبہ حجۃ الوداع کی اہم شقوں کا ترجمہ بھی شامل اشاعت ہے۔ رسول اللہ کے سفارت کار صحابہ کے ضمن میں حضرت عمرو بن امیہ ضمری (سفیر حبشہ)، حضرت حاطب بن

ابی بلتعہ (سفیرمصر)، حضرت عثمان بن عفان (سفیرمکہ)،دحیہ کلبی (سفیرروم)، عبد اللہ بن حذافہ سہمی (سفیرایران)سلیط بن عمرو (سفیر یمامہ)، عمرو بن العاص (سفیرعمان)، علاء بن الحضرمی (سفیر بحرین)، مہاجر بن امیہ مخزومی (سفیر یمن)، معاذ بن جبل (سفیرشام)،خبیب بن زید بن عاصم (سفیر یمامہ)،عبد اللہ بن لبیہ (سفیر دیتان)، اور جریر بن عبداللہ البجلی (سفیر یمن وطائف) کا ذکر کیا ہے۔ ہندوستانی مسلمانوں کی مدینہ منورہ حاضری کے عنوان کے تحت (ص ۳۳۴ تا ۳۳۶) ہندوستانی افراد کے مدینہ منورہ کے اولین سفر کا تذکرہ کیا گیا ہے نیز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک ہندی کے تحفے کا ذکر بھی (ص ۳۳۱، ۳۳۲) پر کیا ہے۔

کتاب کی سب سے اہم خصوصیت یہ ہے کہ اس کے ایک ایک اور دو دو صفحات کے ابواب میں وہ معلومات پوری تحقیق کے ساتھ مہیا کر دی گئی ہیں جو سیرت النبی کی ضخیم کتب کے ہزاروں صفحات میں پھیلی ہوتی ہیں۔

کتاب باحوالہ ہے، کتابیات بھی درج کی گئی ہیں۔ پیش کش، کتابت اور طباعت کا انداز عمدہ اور سادہ ہے۔ بہ ہر حال یہ کتاب اردو کتب سیرت میں ایک اچھا اضافہ ہے۔

اس کتاب کو سن ۱۹۹۵ء میں حکومت پاکستان کی جانب سے سیرت ایوارڈ سے بھی نوازا گیا۔

فرہنگ سیرت، سید فضل الرحمن، کراچی، زوار اکیڈمی پبلی کیشنز، ناظم آباد، ۳۲۸ص

اس کتاب میں سیرت کے موضوع پر لکھی ہوئی اردو کتب میں شامل مشکل الفاظ کو جمع کیا گیا ہے۔ مکہ و مدینہ کے اہم مقامات، شخصیات وقبائل کے علاوہ سرزمین عرب کے پہاڑوں اور دریاؤں کا بھی تذکرہ ہے۔ کتاب میں وقائع سیرت سے متعلق ۳۰ نقشہ جات بھی شامل کئے گئے ہیں۔

فرہنگ سیرت زوار اکیڈمی پبلی کیشنز کی ایک علمی و تحقیقی پیش کش ہے اور حسب روایت صورت اور سیرت دونوں اعتبار سے شان دار، دیباچے کے مطابق یہ کتاب "سیرت طیبہ کی ڈکشنری اور لغت ہے"۔ (ص ۲۰) اس کے تمام اندراجات (تعداد میں تین ہزار سے متجاوز) کسی نہ کسی نوع سے نسبت رسالت کے حامل اور بہر طور متعلقات سیرت میں شامل ہیں، جس کی تفصیل جناب مؤلف نے خود (ص ۲۰، ۲۱) بیان کر دی ہے۔ علما، فضلا اور صاحبان فکر ونظر کی آرا، جائزے، تجزیے اور تاثرات ابتدائی صفحات میں ہی سامنے آجاتے ہیں اور کتاب کی وقعت بڑھانے کے لئے کافی ہیں۔ فرہنگ سیرت کا موضوع نیا، اس کا اسلوب نگارش عام فہم اور زبان و بیان معیاری ہے، اس کے اندراجات اکثر و بیشتر مختصر ہیں، تاکہ ضخامت حد سے آگے نہ بڑھنے پائے، مگر ضروری معلومات آگئی ہیں بلکہ بہت سے اندراجات معلومات افزا ہونے کے ساتھ ساتھ روح پرور اور ایمان افروز بھی ہیں۔ فرہنگ سیرت میں نقشہ جات کی شمولیت، افادیت میں اضافے کا باعث ہے اور واقعات کی صورت آشنائی میں یقینا مفید و مددگار ہے۔ اردو زبان میں سیرت کی معجم کے لحاظ سے یہ پہلی کوشش ہے۔ اس سے پہلے ایسی کوشش دستیاب معلومات کے مطابق ابھی تک سامنے نہیں آ

ئی۔بحیثیت مجموعی فرہنگ سیرت ایک دل آویز تالیف اور قابل قدر کتاب ہے۔

استحکام مملکت اور بدامنی کا انسداد (تعلیمات نبوی ﷺ کی روشنی میں)/ ڈاکٹر حافظ محمود اختر/ الائیڈ بک سنٹر، لاہور/ ۱۵۰ص

دور حاضر میں امت مسلمہ کو درپیش مسائل میں سے ایک بڑا مسئلہ افراد امت میں وحدت و یگانگت کا فقدان ہے۔وہ وحدت و یگانگت جو مسلمانوں کی شان اور پہچان تھی، جس کی بہ دولت انہوں نے آدھی سے زیادہ دنیا پر اسلامی علم لہرا دیا تھا، جو ان کی بقا کی ضامن اور طاقت کا مظہر تھی۔کتاب میں فاضل مصنف نے عمومی طور پر اتحاد و یگانگت کے موضوع پر احادیث طیبہ سے استفادہ و استدلال کرتے ہوئے اس سے متعلق سیرت طیبہ کے فکری و عملی دونوں پہلوؤں کو زیر بحث لایا ہے۔اس بات پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے کہ بدامنی اور فتنہ و فساد کا انسداد کیسے کیا جا سکتا ہے اور اس سلسلے میں سیرت مطہرہ میں کیا لائحہ عمل دیا گیا ہے؟ نیز اس سلسلے میں اسلامی حکومت پر عائد ہونے والی ذمے داریوں کا ذکر بھی اختصار کے ساتھ کیا گیا ہے۔

کتاب پانچ ابواب میں منقسم ہے۔پہلا باب معاشرتی وحدت اور تعلیمات نبوی سے متعلق ہے۔اس باب میں مصنف نے اسلام سے قبل عربوں کی حالت کا ذکر کرتے ہوئے نبی اکرم کے ان اقدامات کا ذکر کیا ہے جو آپ نے قیام امن کے لئے وقتاً فوقتاً اختیار کئے۔دوسرے باب کا عنوان انسانی حقوق کا تحفظ اور قیام امن ہے۔اس باب میں مصنف نے تعلیمات نبوی سے مستنبط انسانی حقوق کا تذکرہ کیا ہے اور قیام امن کے لئے ان حقوق کے تحفظ اور ادائیگی کی اہمیت بیان کی ہے۔تیسرا باب قیام وحدت کے لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عملی کوشش کے تحت ترتیب دیا گیا ہے۔اس عنوان کے تحت مصنف نے سب سے پہلے مہاجرین اور انصار کی مواخات اور پھر میثاق مدینہ کے واقعے کو ذکر کیا ہے اور امن کے استحکام کی بنیاد کے طور پر آپ ﷺ کی عملی کوشش کے طور پر پیش کیا ہے۔اس کے بعد مصنف نے باہمی معاملات میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مصالحانہ کردار پر بحث کی ہے۔چوتھا باب استحکام مملکت کے لئے حکومتی ذمے داریاں سے معنون ہے۔اس باب میں تعلیمات نبوی کی روشنی میں ان اہم حکومتی ذمے داریوں کی اہمیت بیان کی گئی ہے جو استحکام مملکت اور قیام امن کے لئے ضروری ہیں۔پانچویں باب کا عنوان فساد و بدامنی کا انسداد حدیث نبوی کی روشنی میں رکھا گیا ہے۔اس میں مصنف نے فساد و بدامنی کے خاتمے کے لئے احادیث مبارکہ کو پیش کیا ہے اور ہر حدیث کو ذکر کرنے کے بعد اس کی تشریح اور اس سے حاصل شدہ نتائج اور اسباق کو بھی بیان کیا ہے۔

ہر باب کے آخر میں حوالہ جات کا اہتمام کیا گیا ہے۔کتابیات بھی شامل کی گئی ہے۔آیات قرآنیہ اور احادیث مبارکہ کی صحت اور اعراب کا خصوصی اہتمام کیا گیا ہے۔طباعت و اشاعت معیاری ہے۔آنے والی اشاعت میں اغلاط درست کر دی جائیں تو بہتر ہے۔بہ حیثیت مجموعی کتاب اپنے موضوع پر ایک جامع پیش کش ہے۔

☆☆☆